

باسمہ تعالیٰ

## محترم جناب مفتی صاحب جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا سوال یہ کہ کیا درج ذیل طریقے سے ناخن کاٹنا واقعی من گھڑت ہے؟ ہم تو طویل عرصے سے اسے صحیح سمجھتے تھے۔ براہ کرم وضاحت سے بتادیں۔ شکریہ

### ہاتھوں کے ناخن تراشنے کا طریقہ

موضوع (من گھڑت): ناخن کاٹنے میں ترتیب سے متعلق ایک بھی صحیح روایت موجود نہیں ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں ایک سبب سند روایت الإسفار عن قلم الأظفار: قی ۱۶ / اور ایک روایت الإسفار عن قلم الأظفار: قی ۱۵ / جسے بیان کرنے کے بعد خود امام سیوطی رحمہ اللہ نے اسے سخت ضعیف کہا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا: ناخن کاٹنے وقت انگلیوں کی ترتیب سے متعلق کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔

[فتح الباری لابن حجر: ۳۴۵ / ۱۰]

سیدت ہاتھ کی شہادت کی اگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چٹکیاں مسرت: ذہن تراشیں مگر کونسی ہمواریں۔ سب اگلے ہاتھ کی چٹکیاں سے شروع کر کے ترتیب وار کٹیں۔ مسرت ناخن تراشیں۔ سب آخر میں سیدت ہاتھ کا کونوا ہو جائے گا ان کا ناخن بھی آتے ہیں۔ اس طرح سیدت ہاتھ سے شروع ہوا اور سیدت ہاتھ پر ختم۔

(شخصی کتاب، سر ۶۵ صفحہ نمبر ۱۰) (۱۶۱۱ ہجری ۱۹۹۰ء)

اہلیہ عبداللہ - بیسج - سعودیہ عرب



## الجواب حامداً ومصلياً

واضح رہے کہ ہاتھوں اور پیروں کے ناخن کا ٹٹنے کی ترتیب اور طریقہ کے بارے میں کوئی بھی صحیح روایت موجود نہیں ہے البتہ اتنی بات ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

بعض فقہاء مذکورہ ترتیب کے مطابق ناخن کا ٹٹنے کو اولیٰ اور بہتر کہتے ہیں چنانچہ مذکورہ طریقے کے بارے میں مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کتر وانا بہتر ہے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے شروع کرے اور چھنگلیاں تک بہ ترتیب کتر واکر پھر بائیں چھنگلیاں پھر بہ ترتیب کٹوارے اور دائیں انگوٹھے پر ختم کرے اور پیر کی انگلیوں میں دائیں چھنگلیاں سے شروع کر کے بائیں چھنگلیاں پر ختم کرے یہ ترتیب بہتر ہے اور اولیٰ ہے اس کے خلاف بھی درست ہے۔“

(بہشتی گوہر، حصہ یازدہم، ص ۸۳، ۵: دارالاشاعت)

## فتاویٰ شامی میں ہے:

”قلت: وفي المواهب اللدنية قال الحافظ ابن حجر:  
انه يستحب كيفما احتاج اليه ولم يثبت في كيفية شيء  
ولا في تعيين يوم له عن النبي صلى الله عليه وسلم قال  
من النظم في ذلك للإمام علي ثم لابن حجر قال استحبنا  
انه باطل“

(۶/۴۰۶، ۵: حید)

(ج ۱ ص ۵)



حاشیہ الطوطوی علی مرقی الفلاح میں ہے :

” لکن انکر المہیئة المنكورة ابن دقیق العید  
 فقال كل ذلك لا أصل له وإماتة استجاب  
 لا دلیل علیہ وقبیح عنی بالعالم نعم البیارة  
 بمعنی الیدین ومعنی الربیلین لها أصل وهو انه  
 صلی اللہ علیہ وسلم كان لعجبة الیتامین  
 فی طمہوہ وترجلہ وفي شأنه کلام متفق  
 علیہ وکذا تقیم الیدین علی الربیلین قیاریاً  
 علی الوضوء وما لعری لعلی وعنه باطل “

( ۱ / ۵۲۵ ، ط : دارالکتب العلمیہ )

فقط واللہ اعلم

کتبہ  
 ذیح الشہادہ اخیر

متخصص فی الفقہ الاسلامی  
 جامعہ اسلامیہ  
 علامہ ہنوری ٹاؤن کراچی

اجلاس  
 سرسبز عارف

۱۱ / ۱ / ۱۴۳۸ھ

محمد امین  
 دارالافتاء  
 علامہ ہنوری ٹاؤن کراچی

۱۱ / ۱ / ۱۴۳۸ھ

۱۳ / ۱۰ / ۲۰۱۶ء